احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

ہفتہ 17 جنوری 2015ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 17 جنوری 2015ء 25 ربیع الاول 1436 ہجری 17 صلح 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 15

گوشت نوچنے والے

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔
سفر معراج کے دوران میں ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرا جس کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ اس سے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے۔ میں نے جبریل سے پوچھا یہ کون ہیں تو اس نے کہا یہ لوگ دوسروں کا گوشت نوچتے تھے اور ان کی عزت وآبرو سے کھیلتے تھے یعنی غیبت اور الزام تراشیاں کرتے تھے۔

(سنن ابو داؤد کتاب الادب باب الغیبۃ حدیث نمبر:4235)

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آنحضرت ﷺ کے عمدہ اخلاق کے بارے میں فرماتے ہیں:
دیکھ کے ہی پتہ لگ جاتا تھا کہ یہ شخص نرم خو، نرم دل ہے۔ جو حسن دور سے دیکھنے پر ہر ظاہری حسن کو ماند کر دیتا تھا۔ کوئی بھی حسین چہرہ دیکھنے میں اس چہرے کے مقابلے کا نہیں تھا۔ یہ حسن صرف ایسا حسن نہیں تھا جو دور سے ہی حسین نظر آتا ہو کہ واسطہ پڑنے پر کچھ اور نکلے۔ بلکہ اس حسین چہرے سے جب ملاقات کا موقع پیدا ہوتا تھا تو آپؐ کے اعلیٰ اخلاق، آپ کی نرم اور میٹھی زبان اس حسن کو چار چاند لگا دیا کرتے تھے اور حضرت ام معبدؓ نے یہ آنحضرت ﷺ کے خلق کا بڑا خوبصورت نقشہ کھینچا ہے کہ قریب سے دیکھنے سے انتہائی شیریں زبان اور عمدہ اخلاق والے تھے۔ (خطبات مسرور جلد سوم 111)

''یاد رکھیں اگر کبھی کسی سے اختلاف ہو بھی جائے تو چاہے وہ اپنا ہو یا غیر زبان پر ہرگز گالی نہیں آنی چاہئے۔ ایک احمدی کی زبان ہمیشہ پاک اور صاف ہونی چاہئے کیونکہ گالی آنے کا مطلب ہی یہ ہے کہ آپ جھوٹ بول رہے ہیں آپ کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے اپنی بات کا ثبوت نہیں ہے جس کی وجہ سے غصہ میں آ کر گالی گلوچ شروع کر دی۔ اس لئے یہ گھٹیا طریق ہے جو کبھی بھی کسی احمدی کو اختیار نہیں کرنا چاہئے اور نوجوانوں کو، بچوں کو خاص طور پر جو نوجوانی کی عمر میں داخل ہو رہے ہیں اس طرف خاص توجہ دینی چاہئے اور ہر احمدی خادم کو، ہر طفل کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس نے پاک زبان کا استعمال کرنا ہے کبھی کسی سے اختلاف کی صورت میں، کسی اونچ نیچ کی صورت میں بھی کبھی غلط بات منہ پر نہیں لانی کسی قسم کی گالی اور غلیظ بات اس کے منہ سے نہیں نکلنی چاہئے۔''

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ دوم صفحہ 110)

فضول گفتگو سے اجتناب کریں آپس کی گفتگو میں دھیما پن اور وقار قائم رکھیں۔ سخت گفتگو، تلخ گفتگو سے پرہیز کرنا چاہئے کیونکہ محبت اور بھائی چارے کی فضا بھی اسی طرح پیدا ہوگی۔...... بعض دفعہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر نوجوانوں میں تو تو میں میں شروع ہو جاتی ہے اس سے اجتناب کرنا چاہئے پرہیز کرنا چاہئے، بچنا چاہئے۔ (خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 542)

بعض دفعہ چھوٹی چھوٹی باتیں ایک دوسرے پر مذاق ہو رہی ہوتی ہیں وہ بھی بعض دفعہ بڑی لڑائیوں کی صورت اختیار کر لیتی ہیں ان سے بھی پرہیز کریں، اجتناب کریں اور زبان کی نرمی بڑی ضروری ہے......

......اس بات کا خیال رکھیں کہ نرم زبان کا استعمال ہو اور کسی بھی قسم کی سختی دونوں طرف سے نہیں ہونی چاہئے اور پیار سے، محبت سے ایک دوسرے سے......پیش آئیں''۔ (خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 545)

ایک احمدی کی زبان ہمیشہ پاک اور صاف ہونی چاہئے۔

اپنا ہو یا غیر ہو زبان پر ہرگز گالی نہیں آنی چاہئے۔ (مشعل راہ جلد 5 حصہ دوم صفحہ 110)

ہماری ہر بات جو ہمارے منہ سے نکلے وہ سچ ہو۔ (خطبات مسرور جلد اول صفحہ 551)

پاک تبدیلی پیدا کرنا

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔
''ہاں اس خاص وقت سے پہلے اگر رجوع کیا جاوے تو البتہ قبول ہوتا ہے۔ ولنذیقنھم...... (السجدہ: 22) یعنی جب خفیف سے آثار عذاب کے ظاہر ہوں تو اُس وقت کی توبہ قبول ہوتی ہے۔ اس لئے میں بار بار کہتا ہوں کہ ابھی اس عذاب الٰہی کا دُنیا میں صرف آغاز ہی ظاہر ہوا ہے اور اس کا انتہا اور غایت نہایت ہی سخت ہے لہذا لوگوں کو چاہئے کہ اُس خاص ہلاکت کے وقت سے پہلے خدا کی طرف رجوع کر لیں اور خدا اور رسول اور امام وقت کی اطاعت کریں اور توبہ وترک معصیّت دعا و استغفار کے ساتھ اس کا دفعیہ چاہیں اور اپنے اندر ایک نیک و پاک تبدیلی پیدا کریں تا کہ اس ہولناک عذاب سے محفوظ رہیں کیونکہ خدا تعالیٰ کا یہ پختہ وعدہ ہے کہ وہ ایسے وقت میں ہمیشہ مومنوں ہی کو نجات دیا کرتا ہے۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 427)
(فیصلہ جات مجلس مشاورت 2014ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

وصیت کی طرف خاص توجہ دیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔
''میں دوستوں کو وصیت کی طرف خصوصیت سے توجہ دلاتا ہوں۔ وصیت ہماری جماعت کے لئے نہایت اہم اور اصل چیز ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ جو شخص وصیت نہیں کرتا۔ اس کے ایمان میں نفاق کا حصہ ہے۔ پس میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں وصیت کی طرف خاص توجہ کریں۔ جماعت کا کثیر حصہ ابھی تک وصیتوں سے خالی ہے۔ اس وقت ہماری جماعت کی ترقی کے لئے مالی قربانیوں کی بہت ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ کا منشاء ہے کہ ہم مالی قربانیوں میں پورا حصہ لیں۔'' (انوار العلوم جلد 9 صفحہ 443)

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مشعلِ راہ

اس شخص کا کیا درجہ ہوگا جس نے قرآن پر عمل کیا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اگر رشک کروتو دو چیزوں میں کروایک اس شخص پر جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا اور وہ اس کو دن رات پڑھتا ہے اس کا پڑوسی سن کر کہتا ہے کاش مجھے بھی اس طرح کا پڑھنا نصیب ہوتا تو میں بھی اس طرح عمل کرتا۔ دوسرے اس شخص پر جسے اللہ تعالیٰ نے دولت دی اور وہ اس کو راہ حق میں خرچ کرتا ہے۔

(بخاری کتاب التفسیر باب اغتباء صاحب القرآن)

حضرت علیؓ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس نے قرآن پڑھا اور اسے یاد کیا پھر اس کی حلال کی ہوئی چیزوں کو حلال اور حرام کی ہوئی چیزوں کو حرام جانا۔ اللہ تعالیٰ اسے اس کی برکت سے جنت میں داخل فرمائے گا۔

(ترمذی ابواب فضائل القرآن باب ماجاء فی فضل قاری القرآن)

حضرت معاذ جہنیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا تو قیامت کے روز اس کے ماں باپ کو دو تاج پہنائے جائیں گے جن کی روشنی سورج کی چمک سے بھی زیادہ ہوگی، جو ان کے دنیا کے گھروں میں ہوتی تھی پھر جب اس کے والدین کا یہ درجہ ہے تو خیال کرو کہ اس شخص کا کیا درجہ ہوگا جس نے قرآن پر عمل کیا۔

(سنن ابی داؤد کتاب الوتر باب ثواب قراءۃ القرآن)

حضرت ابوموسیٰؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو مومن قرآن کریم پڑھتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے اس کی مثال ایسے پھل کی طرح ہے جس کا مزا بھی عمدہ اور خوشبو بھی عمدہ ہے اور وہ مومن جو قرآن نہیں پڑھتا مگر اس پر عمل کرتا ہے اس کی مثال اس کھجور کی طرح ہے کہ اس کا مزا تو عمدہ ہے مگر اس کی خوشبو کوئی نہیں اور ایسے منافق کی مثال جو قرآن کریم پڑھتا ہے۔ اس خوشبودار پودے کی طرح ہے جس کی خوشبو تو عمدہ ہے مگر مزا کڑوا ہے اور ایسے منافق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا ایسے کڑوے پھل کی طرح ہے جس کا مزا بھی کڑوا ہے جس کی خوشبو بھی کڑوی ہے۔ (بخاری کتاب فضائل القرآن باب اثم من رأی بقراءۃ القرآن)

حضرت ابومسعودؓ انصاری بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے تقرر امام کے اصول بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ لوگوں میں جو قرآن کریم زیادہ پڑھا ہوا ہو وہ نماز میں امام بنے اور اگر سب کے سب قرآن کریم کی تعلیم میں برابر ہوں تو ان میں جو سنت کا علم زیادہ رکھتا ہو وہ نماز پڑھائے۔ اگر سب کے سب اس میں برابر ہوں تو پھر وہ امام بنے جس نے پہلے ہجرت کی ہو اگر وہ ہجرت میں بھی برابر ہوں تو ان میں سے جو عمر میں زیادہ ہے وہ امام بنے۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب من احق بالامامۃ)

حضرت سعد بن عبادہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص قرآن کریم یاد کر کے بھول جائے قیامت کے دن وہ شخص کوڑھی ہونے کی حالت میں ملے گا۔

(ابوداؤد۔ باب التشدید فی من حفظ القرآن ثم نسیه)

حضرت سعدؓ بن عبادہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص قرآن یاد کر کے بھول جائے وہ قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کا ہاتھ کٹا ہوا ہوگا۔

(مشکوٰۃ کتاب فضائل القرآن)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس کے اندر قرآن کریم میں سے کچھ نہیں (یعنی اسے کچھ قرآن یاد نہیں) وہ ویران گھر کی مانند ہے۔

(ترمذی ابواب فضائل القرآن باب ماجاء فی من قرأ حرفاً من القرآن ماله من الاجر)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا جس نے قرآن کو تین دن رات سے کم عرصے میں پڑھا اس نے کچھ نہیں سمجھا۔ (مشکوٰۃ کتاب فضائل القرآن)

مکرم لئیق احمد عاطف صاحب

مالٹا ٹیلیویژن پر حضور انور ایدہ اللہ کے انٹرویو کی تشہیر

ایک اٹالین میگزین میں جماعت سے متعلق مضمون کی اشاعت

یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ احمدیت کی آواز دنیا کے کونے کونے تک پہنچ رہی ہے اور خدا تعالیٰ خود مسیح موعود کی دعوت الی اللہ کو زمین کے کناروں تک پہنچانے کے انتظام فرما رہا ہے جس کے نظارے دنیا کے مختلف ممالک میں نظر آتے ہیں۔

جلسہ سالانہ برطانیہ 2014ء پر مالٹا سے تین عیسائی دوستوں نے شرکت کی۔ واپسی پر ایک دوست جو کہ صحافی ہیں نے جماعت سے متعلق ٹیلیویژن پر سوا گھنٹہ پر مشتمل پروگرام نشر کیا دوسرے دوست نے ایک اٹالین میگزین میں جماعت سے متعلق مضمون لکھا اسی طرح تیسرے دوست نے بھی اپنے حلقہ احباب میں جماعت کا تعارف پھیلایا۔ اس طرح ان تین دوستوں کے توسط سے اللہ تعالیٰ نے مالٹا اور اٹلی میں ہزاروں لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچانے کا انتظام فرمایا۔

جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر مالٹا سے آئے ہوئے صحافی مکرم اوان بارطولو صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو کیا تھا اور کہا تھا کہ وہ جماعت سے متعلق ایک گھنٹہ کا پروگرام تیار کر کے نشر کریں گے۔ مالٹا واپسی پر انہوں نے سوا گھنٹہ پر مشتمل ایک تفصیلی پروگرام بنایا۔ جس میں مربی سلسلہ مالٹا کا انٹرویو بھی کیا گیا اور مالٹا کے NET-TV پر مورخہ یکم نومبر 2014ء کو پرائم ٹائم میں یہ پروگرام نشر ہوا۔ خدا تعالیٰ کے خاص فضل اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کی برکت سے مالٹا میں پہلی بار ٹیلیویژن پر حضور انور کا انٹرویو نشر ہوا جو اس ملک اور لوگوں کے لئے ایک عظیم سعادت کا باعث ہے۔

مکرم اوان بارطولو صاحب نے اس پروگرام میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انٹرویو سے Clips پیش کئے اور جماعت سے متعلق تفصیل سے سوالات کئے۔ پروگرام کے آغاز میں انہوں نے بتایا کہ وہ حضور انور سے ملاقات اور انٹرویو کے لئے لندن گئے اور وہ خلیفہ وقت کے وقت دینے پر تہہ دل سے مشکور ہیں۔

میزبان نے اس پروگرام میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی روحانی شخصیت کو بڑے اچھے الفاظ میں بیان کیا اور کہنے لگے کہ حضور انور کے منہ سے ہمیشہ حکمت اور انسانیت کی بھلائی کی باتیں نکلتی ہیں جب حضور کو سنیں تو دل چاہتا ہے کہ سنتے چلے جائیں اور وہ اکثر حضور انور کے خطابات یوٹیوب پر سنتے رہتے ہیں۔

اس انٹرویو کے آخری حصہ میں میزبان نے ایک پادری ماریو اطارد صاحب کو بھی شامل کیا جب انہوں نے اس پادری سے حضور انور کی شخصیت اور پیغام سے متعلق سوال کیا تو وہ کہنے لگے کہ حضور انور کو سنتے ہوئے یہ احساس ہوتا ہے کہ آپ کے دل میں انسانیت کا درد ہے، خدا کی محبت آپ کے چہرہ سے عیاں ہے اور یہ کہ آپ کا ایک Vision ہے جو آپ لوگوں تک پہنچا رہے ہیں۔

پروگرام کے نشر ہونے سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی روحانی شخصیت کا لوگوں پر گہرا اثر ہوا اور میزبان نے بتایا کہ انہیں نہایت حوصلہ افزاء اور مثبت تاثرات اور پیغامات موصول ہوئے ہیں اور لوگوں نے حضور انور کے پیغام کو بہت پسند کیا اور کہا کہ حضور کی آواز وقت کی اہم ضرورت ہے۔

اسی طرح دوسرے دوست مکرم مائیکل گریک صاحب جو کہ مالٹا جونیئر کالج میں فلاسفی کے لیکچرار ہیں نے ایک اٹالین میگزین Confronti کے نومبر 2014ء کے شمارہ میں جماعت سے متعلق ایک مضمون لکھا ہے جس میں انہوں نے جلسہ سالانہ برطانیہ کی تفصیلات، جماعت کا تعارف اور جماعت کے عقائد بیان کئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان دوستوں کو اجر عظیم سے نوازے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے انٹرویو اور میگزین میں مضمون کے نہایت بابرکت اثرات مرتب فرمائے۔ آمین

غزل

گزرے وقتوں کی صدائیں بھی بہت یاد آئیں
ٹھنڈے موسم کی ہوائیں بھی بہت یاد آئیں
وقت کے ساتھ ہی حالات بدل جاتے ہیں
گئے وقتوں کی قبائیں بھی بہت یاد آئیں
چھوٹے بچے تھے تو سوچیں بھی بہت چھوٹی تھیں
جو بڑوں نے لیں وہ بلائیں، بھی بہت یاد آئیں
وہ جہاں بھی رہا ہم یاد اسے کرتے رہے
اس کی پل پل کی ادائیں بھی بہت یاد آئیں
رات دن اس نے بہت رب سے دعائیں کی تھیں
اس نے جو دی تھی دعائیں بھی بہت یاد آئیں
میرا ہر لمحہ دعاؤں سے مزین ٹھہرا
اس نے جو کی تھیں دعائیں بھی بہت یاد آئیں
تیرا احساں تجھے بھولے تو یہ ممکن ہی نہیں
تری بے انت وفائیں بھی بہت یاد آئیں

پروفیسر محمد اکرام احسان

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

ہومیو ڈاکٹر مکرم اعجاز احمد سندھو صاحب

ایبولا! دورِ حاضر کی خطرناک اور مہلک ترین وباء

ایبولا جس کا پورا نام ایبولا وائرس ڈیزیز (EVD) ہے، مغربی افریقہ میں وائرس سے پھیلنے والی دورِ حاضر کی مہلک ترین وباء ہے۔ چار افریقی ممالک اس وباء سے سب سے زیادہ متاثر ہیں ان ملکوں میں گنی (Guinea)، سیرالیون (Sierra Leone)، لائبیریا (Liberia) اور نائیجیریا (Nigeria) شامل ہیں۔ عالمی ادارہ صحت (W.H.O) کی ڈائریکٹر جنرل نے ان چار ملکوں کے سربراہان کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے اپنے ملک میں فوری طور پر ہنگامی حالت کا اعلان کریں اور ایبولا کی روک تھام کیلئے تمام ممکنہ اقدامات بروئے کار لائے جائیں۔ کیونکہ اگر یہ وباء مزید پھیل گئی تو اس کو روکنا ناممکن ہوگا۔ متاثرہ ممالک میں اس مرض سے ہلاک ہونے والے بہت سے افراد کی لاشیں سڑکوں پر بے گوروکفن پڑی ہیں۔ خوف کے مارے لوگ انہیں ہاتھ لگانے کو تیار نہیں کیونکہ میت کو غسل دینے اور تجہیز و تکفین کرنے والے افراد بھی اس بیماری سے متاثر ہو سکتے ہیں۔ اموات کی تعداد روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ (W.H.O) کی رپورٹ کے مطابق 27/اکتوبر 2014ء تک مختلف ممالک میں متاثر ہونے والے مریضوں اور اموات کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

1۔ گنی۔ مریض 1906۔ اموات 997

2۔ سیرا لیون۔ مریض 5253۔ اموات 1500

3۔ لائبیریا۔ مریض 6535۔ اموات 2413

4۔ نائیجیریا۔ مریض 20۔ اموات 8

اس اعداد و شمار کے مطابق ان چار متاثرہ ممالک میں اکتوبر 2014ء تک مریضوں کی تعداد 13696 ہو چکی ہے۔ جن میں سے 4910 کی موت ہو چکی ہے۔ (W.H.O) نے متاثرہ ممالک کو سختی سے ہدایت کی ہے کہ انفیکشن میں مبتلا کسی بھی شخص کو اپنے ملک سے باہر جانے کی ہرگز اجازت نہ دی جائے اور تمام ائیر پورٹس پر ہیلتھ سکریننگ کا انتظام کیا جائے۔ تاکہ اگر کسی مسافر میں ایبولا جیسی علامتیں دیکھی جائیں تو اسے ملک نہ چھوڑنے دیا جائے۔ ان پابندیوں کے باوجود تازہ ترین رپورٹ کے مطابق ایبولا کا وائرس متاثرہ ممالک سے نکل کر سینیگال، مالی اور امریکہ میں بھی داخل ہو چکا ہے۔ W.H.O نے خبردار کیا ہے کہ وائرس کے پھیلاؤ کا اگر یہی سلسلہ رہا تو یہ پوری دنیا کو بھی اپنی لپیٹ میں لے سکتا ہے۔

امریکہ کے سینٹر فار ڈیزیز کنٹرول (Center for Disease Control) نے اندازہ لگایا ہے کہ جنوری 2015ء تک ایبولا سے متاثرہ مریضوں کی تعداد ساڑھے پانچ لاکھ سے لے کر پندرہ لاکھ تک ہو سکتی ہے۔ ایک ریسرچ کے مطابق ہر 20 دن بعد ایبولا کا ایک مریض مزید ایک یا دو انسانوں میں وائرس منتقل کر سکتا ہے۔

بیماری کا تاریخی پس منظر

ایبولا کا وائرس سب سے پہلے 1976ء میں منظر عام پر آیا۔ اس مرض کے ابتدائی مریض سوڈان اور عوامی جمہوریہ کانگو میں دیکھے گئے تھے۔ عوامی جمہوریہ کانگو میں یہ بیماری ایبولا دریا کے قریب ایک گاؤں میں پھیلی۔ اس مناسبت سے اس کا نام ایبولا رکھا گیا۔ اس ابتدائی وباء میں 280 افراد کی موت ہوئی۔ اس کے بعد سال 2000ء میں یوگنڈا میں ایبولا کی وباء پھیلی جس میں کل 425 افراد کی موت ہوئی۔ W.H.O کے مطابق اُس وقت شرح اموات 50-70% تھی۔ اُن دونوں وباؤں نے زیادہ تر دیہاتی آبادی کو متاثر کیا۔ شہری آبادی کے لوگ کم متاثر ہوئے۔ حالیہ وباء موجودہ دور کی تیسری بڑی وباء ہے اس وباء سے گنی، سیرالیون، لائبیریا اور نائیجیریا کی زیادہ تر شہری آبادی متاثر ہوئی ہے اور W.H.O نے ایبولا کی اس وباء کو جدید اور ترقی یافتہ دور کی خطرناک اور مہلک ترین وباء قرار دیا ہے اس وباء میں شرح اموات 90% تک پہنچ گئی ہے۔

ایک تحقیق کے مطابق حالیہ وباء کا آغاز دسمبر 2013ء میں لائبیریا اور سیرالیون کے بارڈر پر واقع ایک گاؤں سے ہوا۔ نیو انگلینڈ جرنل آف میڈیسن کے مطابق اس گاؤں کے ایک 2 سالہ بچے کی وفات 6 دسمبر 2013ء کو ہوئی بچے کی علامات ایبولا سے مماثلت رکھتی تھیں اگرچہ باقاعدہ طور پر بچے کو ایبولا کیلئے ٹیسٹ نہیں کیا گیا تھا۔ بعد میں بچے کی ماں، بہن اور دادی میں بھی یہی علامات پیدا ہوئیں اور باری باری چل بسیں۔ سائنسدان ابھی تک یہ نہیں جان سکے کہ اس فیملی میں ایبولا کا وائرس کہاں سے آیا۔ ایک اندازے کے مطابق عین ممکن ہے کہ بیماری سے متاثرہ بندر، گوریلا، چمگادڑ یا متاثرہ غذا کے ذریعے وائرس اس فیملی میں داخل ہوا ہو۔

ایبولا وائرس کی پانچ اقسام (Strains) ہیں جن میں سے چار قسمیں انسانوں میں انفیکشن پھیلاتی ہیں۔ تحقیق کے مطابق انسانوں میں یہ وائرس بیمار جانوروں سے منتقل ہوا ہے جن میں وہ چمگادڑ (Fruit Bats) بھی شامل ہیں جو پھلوں پر گزارہ کرتے ہیں اور درختوں پر لگے پھلوں کو آدھا کھا کر نیچے گرا دیتے ہیں۔ تو ایسا پھل جو بھی انسان یا جانور وغیرہ کھائے گا تو وائرس اس جانور میں منتقل ہو جائے گا۔ ویسے بھی بعض افریقی ملکوں میں چمگادڑ کا گوشت مرغوب غذا کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ لہٰذا متاثرہ چمگادڑ سے ایبولا وائرس صحت مند انسان میں منتقل ہو سکتا ہے۔

بیماری کی علامات

ایبولا وائرس کا میکانیزم مکمل طور پر تو ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ یہ وائرس بنیادی طور پر جسم کے مدافعتی نظام کو نشانہ بناتا ہے، جگر اور گردوں کو شدید نقصان پہنچاتا ہے ایبولا وائرس کے جسم میں داخل ہونے کے بعد 2 سے 21 دن کے اندر اندر بیماری کی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ ابتداء میں مریض کو سر درد، گلا خراب، تھکاوٹ، بھوک نہ لگنا، سانس لینے میں دشواری، جلد کے اوپر سرخ دھبے، متلی، بخار 100.9°F یا زیادہ، قے، دست، پٹھوں اور جوڑوں میں شدید درد محسوس ہوتا ہے۔ بعد ازاں جسم کے تمام قدرتی سوراخوں (مثلاً منہ، ناک، آنکھ اور مقعد) سے خون نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ خون بہنے کی وجہ سے اس بیماری کا دوسرا نام ہیمر جک فیور (Hemorrhagic Fever) بھی ہے خون بہنے کا عمل اندرونی (Internal Bleeding) یا بیرونی (External Bleeding) بھی ہو سکتا ہے۔ اس کے ساتھ آنکھوں کی سوزش، جنسی اعضاء کی سوزش، جلد کی خارش اور درد وغیرہ۔

بیماری کیسے پھیلتی ہے؟

ایبولا سے متاثرہ مریض کی تمام جسمانی رطوبات بیماری پھیلانے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ ان رطوبات میں تھوک کی رطوبت، قے، پیشاب، پاخانہ، خون، پسینہ، آنسو، دودھ (Breast Milk) اور منی (Semen) شامل ہیں۔ ایبولا مریض کی کوئی بھی رطوبت جب کسی صحت مند انسان کے منہ، ناک، آنکھ یا کسی، زخمی جلد پر لگتی ہے تو وائرس صحت مند انسان کے جسم میں داخل ہو کر بیماری کا باعث بنتا ہے۔ ایبولا وائرس ہوا سے نہیں پھیلتا اور نہ ہی کھانسی یا چھینک سے جب تک کہ کھانسی یا چھینک کا مواد براہ راست صحت مند انسان کے منہ کے اندر نہ چلا جائے۔ مچھر یا دیگر حشرات میں ایبولا بیماری پھیلانے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ صرف اور صرف ممالیہ جانور انسان، چمگادڑ، بندر اور گوریلا وغیرہ ہی اس بیماری سے متاثر ہوتے ہیں اور بیماری پھیلانے کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں۔

ایبولا کی بیماری سے شفا پانے والے مریض مزید انفیکشن نہیں پھیلا سکتے۔ ان کی جسمانی رطوبتوں میں وائرس موجود نہیں ہوتا سوائے منی (Semen) کے جس میں مریض کے ٹھیک ہونے کے بعد بھی تین ماہ تک وائرس موجود رہتا ہے اور بیماری پھیلانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ شفا پانے والے ایسے خوش قسمت مریضوں کے جسم میں قدرتی طور پر اینٹی باڈیز (Antbodies) پیدا ہو جاتی ہیں جو دس سال تک جسم میں موجود رہتی ہیں۔

ایبولا اور ایشیا

چونکہ ابھی تک ایبولا وائرس کا کوئی موثر علاج دریافت نہیں ہو سکا اور نہ ہی کوئی حفاظتی ویکسین بنائی جا سکی ہے اس لئے روک تھام کے سلسلہ میں کافی مشکلات درپیش ہیں اور وائرس کافی تیزی سے پھیل رہا ہے۔ اب تو یہ بیماری افریقی ممالک سے نکل کر کئی غیر افریقی ممالک میں بھی داخل ہو چکی ہے۔ دیگر ممالک کی طرح ایشیائی ممالک میں بھی اس بیماری کے پھیلنے کے خطرات موجود ہیں۔ ترقی یافتہ ایشیائی ممالک مثلاً سنگاپور، ملائیشیا، ساؤتھ کوریا اور جاپان وغیرہ تو وسائل ہونے کی وجہ سے بیماری کی روک تھام میں کوشش کر سکتے ہیں۔ مگر دیگر ایشیائی ممالک مثلاً انڈیا، چائنا، فلپائن، انڈونیشیا اور پاکستان جہاں غریب آبادی کی کثرت ہے۔ ممکنہ وبائی حملے سے زیادہ متاثر ہو سکتے ہیں۔ W.H.O نے دنیا کے تمام ممالک کیلئے وارننگ جاری کی ہے کہ وہ اپنے اپنے ملک میں ایبولا الرٹ جاری کریں اور افریقی ممالک سے آنے والے کسی بھی مسافر کی سکریننگ کا انتظام ائیر پورٹ پر ہی کریں۔ اسی طرح ایبولا سے متاثرہ ممالک کو بھی ہدایت جاری کی گئی ہے کہ اپنے تمام ائیر پورٹس پر ہیلتھ سکریننگ کا انتظام کیا جائے اور انفیکشن میں مبتلا ہونے والے کسی بھی مریض کو 21 روز سے پہلے ملک سے باہر جانے کی اجازت ہرگز نہ دی جائے۔

ایبولا اور پاکستان

دنیا کے دیگر غریب ممالک کی طرح پاکستان کا شمار بھی غریب ملکوں میں ہوتا ہے۔ عالمی ادارہ صحت نے باقاعدہ طور پر پاکستان کو خبردار کر دیا ہے کہ ایبولا وائرس پھیلنے کا خطرہ پاکستان میں موجود ہے اور ویسے بھی ہمارے ملک میں حفظان صحت کی جو پابندی کی جاتی ہے اُس سے ہر کوئی آگاہ ہے۔ ملک کی بیشتر آبادی آلودہ پانی پینے پر مجبور ہے۔ اور دیہاتی علاقوں میں آؤٹ ڈور ٹائیلٹس کی وجہ سے کسی بھی وبائی مرض کے پھیلنے کا خطرہ پاکستان میں ہر وقت موجود رہتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ پرنٹ اور الیکٹرونک میڈیا کے ذریعے لوگوں میں ایبولا کے بارے میں آگاہی پیدا کی جائے اور تمام بڑے سرکاری ہسپتالوں میں اس ممکنہ وباء کی روک تھام کیلئے ٹھوس اقدامات کئے جائیں۔

حفاظتی اقدامات و علاج

عام روائتی ایلو پیتھک طریقہ علاج میں ایبولا کا ابھی تک کوئی علاج نہیں۔ امریکہ میں اکتوبر 2014ء سے 2 ویکسینز تجربات کے مراحل میں ہیں W.H.O نے اُمید دلائی ہے کہ جنوری 2015ء میں مغربی افریقہ میں یہ مریضوں پر استعمال کی جائیں گی۔ جہاں تک ممکن ہو احتیاطی تدابیر اختیار کی جانی چاہئیں۔ ایبولا سے متاثرہ علاقہ میں جانے سے قطعی پرہیز کیا جائے اور خدانخواستہ اگر کسی کا کوئی

عزیز بیماری سے متاثر ہو جائے تو اس کو باقی صحت مند لوگوں سے علیحدہ کر دیا جائے اور اس کی دیکھ بھال کرنے والے شخص کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ دستانے، ماسک اور گاؤن پہن کر مریض کے پاس جائے اور مریض کی خوراک کا خاص خیال رکھا جائے اور اس میں پانی کی کمی نہ ہونے دی جائے۔

ہومیو پیتھک طریقہ علاج میں ایبولا کی مختلف علامات کے لئے مختلف ادویات موجود ہیں جن کا صحیح اور بر وقت استعمال خدا تعالیٰ کے فضل سے بیماری کا مکمل خاتمہ کر سکتا ہے۔ اس طرح کی چند ادویات اور ان کی علامات مندرجہ ذیل ہیں۔

حفظ ماتقدم Prophylaxis

حفظ ماتقدم کے طور پر علامات کے قریب ترین ہومیو پیتھی میں جو دوا موجود ہے وہ ہے کروٹیلس (Crotalus)۔ اس دوا کو 30 پوٹینسی میں ایک خوراک روزانہ کے طور پر ایک ماہ تک متواتر استعمال کریں۔ جن علاقوں میں وباء پھوٹ چکی ہو وہاں کے لوگ ایک خوراک روزانہ اُس وقت تک استعمال کریں جب تک کہ اس علاقہ سے وباء ختم نہ ہو جائے۔

غزل

تجھے کھو کر بھی تجھے پاؤں جہاں تک دیکھوں
حسنِ یزداں سے تجھے حسنِ بتاں تک دیکھوں
تو نے یوں دیکھا ہے جیسے کبھی دیکھا ہی نہ تھا
میں تو دل میں ترے قدموں کے نشاں تک دیکھوں
صرف اس شوق سے پوچھی ہیں ہزاروں باتیں
میں ترا حسن ترے حسنِ بیاں تک دیکھوں
میرے ویرانہ جاں میں تری یادوں کے طفیل
پھول کھلتے نظر آتے ہیں جہاں تک دیکھوں
وقت نے ذہن میں دھندلا دیئے تیرے خدوخال
یوں تو میں ٹوٹتے تاروں کا دھواں تک دیکھوں
دل گیا تھا تو یہ آنکھیں بھی کوئی لے جاتا
میں فقط ایک ہی تصویر کہاں تک دیکھوں
اک حقیقت سہی فردوس میں حوروں کا وجود
حسن انساں سے نمٹ لوں تو وہاں تک دیکھوں

احمد ندیم قاسمی

تحریر: علی عثمان قاسمی ...... ترجمہ: عاصم جمالی

ارض پاک کے قابل رحم لوگ

Pakistan's Wretched of the Earth

نوٹ: اس مضمون کے مصنف شمالی ایشیائی تاریخ (South Asian History) میں ڈاکٹریٹ (Ph.D) کی ڈگری کے حامل ہیں اور حال ہی میں ایک کتاب جس کا نام The Ahmadis and the Relegious Esclusion in Pakistan ہے جو 2014ء میں لندن کے انتھم پریس Anthem Press سے چھپوائی گئی ہے۔

(بحوالہ انگریزی روزنامہ دی ایکسپریس ٹریبیون لاہور مورخہ 17 جون 2014ء)

گوجرانوالہ میں احمدیوں کے خلاف تشدد کا حالیہ واقعہ کوئی نیا نہیں ہے۔ یہ ایسے ہی واقعات کے سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ پاکستان میں اب یہ واقعات پچھلی کئی دہائیوں سے رونما ہو رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک عرصے سے پاکستان میں تمام اقلیتیں حملوں کی زد میں ہیں۔ ان تمام میں سے احمدی ہی وہ لوگ ہیں جو سب سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں اور اس کی دلیل یہ ہے کہ یہی وہ جماعت ہے جس کی پیروی کرنے والوں کو پاکستان کے قانون تعزیرات میں دھر لیا جاتا ہے۔

ٹھیک چالیس سال قبل پاکستان کی قومی اسمبلی نے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا تھا۔ قومی اسمبلی میں اس مباحثے کی کارروائی اگست، ستمبر 1974ء میں ہوئی تھی۔ اس کارروائی سے اب سرکاری طور پر صیغہ راز میں رکھنے پر سے پابندی اٹھا لی گئی ہے اور آن لائن اس کارروائی تک رسائی حاصل کی جا سکتی ہے۔ (اگرچہ قومی اسمبلی کا عملہ اب بھی مصر ہے کہ اس سے متعلقہ ریکارڈ 1990ء میں لگنے والی آگ میں ضائع ہو گیا تھا)۔ یہ کارروائی اکیس 21 جلدوں پر مشتمل ہے جس کے تین ہزار سے زائد صفحات ہیں۔ میں اس مباحثے کی طول طویل مباحث کو چھوڑتا ہوں جو اسمبلی میں کی گئی اور اس کی اختتامی تقریر کی طرف آتا ہوں۔ جو 7,6 ستمبر کو اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار نے کی تھی۔ موصوف نے عقائد پر عملی و منطقی دلائل نہیں دیئے کہ وہ کیا موجبات ہیں جن کی بناء پر احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا جا رہا ہے۔ مذکور نے جو دلائل دیئے ہیں ان پر اخفاء کے گھٹا ٹوپ بادل چھائے ہوئے ہیں۔ لیکن بزعم خود وہ احمدیوں کی اٹھان میں شامل عدم وفاداری کی نشاندہی کی ترغیب پر مشتمل ہیں۔

اٹارنی جنرل نے کہا "جناب عالی! جب ہم خوش ہوتے ہیں تو وہ خوش نہیں ہوتے اور جب ہم خوش نہیں ہوتے تو وہ خوش ہوتے ہیں۔ ہم نے ایک ریاست کو خدا تعالیٰ کی مدد سے بنایا ہے کیونکہ ہم نے سوچا اور محسوس کیا جیسے ایک آدمی سوچتا اور محسوس کرتا ہے کہ ہم متحد رہیں گے کیونکہ ہم ایک ہی طرح سوچتے اور محسوس کرتے ہیں۔ اس میں ذاتی رجحانات کے تابع نفسیاتی طور پر ایک دوسرے سے وابستگی کا احساس پایا جاتا ہے۔ خواہ ہم بلوچ یا پٹھان یا سندھی یا پنجابی ہیں اور اسی وجہ سے ہم ان سے (یعنی احمدیوں سے) بہت مختلف طور پر محسوس کرتے ہیں اور سوچتے ہیں"۔

اس چوٹی کے وکیل کا پاکستان کے ان غیر متجانس نسلی گروہوں کا حوالہ اس کی اس تشویش اور بے چینی کو سہارا دینے کے لئے ہے جو اس سیاسی برادری نے متحدہ طور پر مذہب کے ذریعے حاصل کی تھی اور یہی تشویش 1971ء کے واقعات کی روشنی میں اور بھی گہری صورت اختیار کر گئی۔ اس بات کو یحییٰ بختیار کے دلائل سے اخذ کیا جا سکتا ہے کہ احمدیوں کو قومی سیاسی ڈھانچے میں نہیں ڈھالا جا سکتا کیونکہ ان میں قومی تعمیر کی کوئی اینٹ بھی مشترک نہیں ہے۔ جیسے کہ کسی مشترک مذہب کا ہونا یا کسی نفسیاتی تانے بانے کا وجود یا مشترک خوشی اور غمی کے جذبات کا پایا جانا ہوتا ہے۔ 1971ء کے بعد کے زمانے میں پاکستانی تشخص کی تشکیل جدید کے لئے قومی یکجہتی کی مضبوطی کی ضرورت جو مذہب کے ذریعے حاصل کی گئی ہو، اس کی ملامت کی گئی۔

بہ الفاظ دیگر اگر مذہب کی بنیادی اکائی کو احمدیہ عقائد سے نقصان پہنچتا تھا تو ان کی وجہ سے پاکستانی ریاست کے اتحاد کو بگاڑنے کے مترادف تھا۔ پھر تو اس میں حیرانگی کی کوئی بات نہیں ہے کہ احمدیوں کو حسب معمول پاکستان کے غدار اور غیر وفادار بیان کیا جاتا ہے۔ گوجرانوالہ میں تشدد کے واقعہ کے اگلے ہی دن ایک مقامی اخبار میں "بابائے ایٹم بم" عبدالقدیر خان کا لکھا ہوا ایک کالم تھا جس میں پروفیسر عبدالسلام پر امریکہ کے لئے پاکستانی جوہری توانائی سے متعلق رازوں کو افشاء کرنے کا الزام لگایا گیا تھا۔

اب میں پاکستان میں احمدیوں کو تعزیراتی قوانین کی زد میں لانے والے دوسرے پہلو سے متعلق بات کرتا ہوں۔ جنرل ضیاء الحق نے 1984ء میں ایک آرڈیننس پاس کیا تھا۔ جس کی رو سے احمدیوں کو روکا گیا تھا کہ وہ اپنے آپ کو بطور ایک مسلمان کے "ظاہر" کریں یا ان نشانات کا استعمال کریں جو بطور نظائر استعمال ہوتے ہیں یا ان رسوم و رواج پر عمل پیرا ہوں جو اسلام اور مسلمانوں کے تشخص کے طور پر استعمال کی جاتی ہیں۔ یہ تو ظاہر و باہر ہے کہ ایسا کھلم کھلا اور مبہم "قانون" جو احمدیوں کے لئے بہت سے مسائل پیدا کرنے جا رہا ہے۔ ان کی طرف سے اس آرڈیننس کے خلاف مختلف مواقع پر بہت سے مقدمات دائر کئے گئے تھے۔ ان کے نتیجے میں مشہور "کوکا کولا فیصلہ" سامنے آیا۔ جس میں عدالت نے کاپی رائٹس سے متعلق قوانین سے مدد لی گئی تھی جس سے اس بات کو ثابت کرنا مقصود تھا کہ احمدیوں کی اسلامی معمولات کو بجا لانے سے روکنا حق بجانب ہے۔ اس میں کہا گیا کہ جس طرح کوکا کولا کمپنی کو کوکا کولا بنانے کا حق حاصل ہے۔ اس کے مطابق صرف مسلمانوں کو ہی حق حاصل ہے کہ وہ اسلام پر عمل پیرا ہو سکیں۔ ایک دوسرے فیصلے میں ہر ایک احمدی کو امکانی طور پر مذہبی باتوں کی بے حرمتی کرنے والا تصور کیا گیا۔ بڑی ہوشیاری سے احمدیوں کو اسلام پر عمل پیرا ہونے سے روک دیا گیا ہے لیکن "احمدیہ عقائد" کے رکھنے کو ممنوع نہیں کیا گیا اور نہ ہی احمدیوں کو ان پر ایمان رکھنے سے روکا گیا ہے جب تک کہ وہ اس کی تبلیغ نہ کریں کہ یہ اسلامی عقائد ہیں۔

اس طرح پاکستان میں بسنے والے ہر احمدی کو قانون تعزیرات کے شکنجے میں جکڑ کر امکانی طور پر مذہبی باتوں کی بے حرمتی کرنے والا اور ملک سے امکانی طور پر بے وفا بنانے کی مذموم کوشش کی گئی ہے۔ پاکستان میں ان دونوں جرائم کی کم سے کم سزا موت کی سزا ہے۔ اب بات یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ احمدیوں کے خلاف تشدد میں کیا گیا کوئی مجرمانہ اقدام جرم شمار نہیں کیا جاتا۔ بلکہ اس سے یہی سمجھا جاتا ہے کہ کسی نے ایک امکانی طور پر ملک سے بے وفائی کرنے والے اور مذہبی باتوں کی بے حرمتی کرنے والے کو عمداً قتل کر دیا ہے۔

جب آئین پاکستان 1973ء میں دوسری ترمیم منظور کی گئی تو ذوالفقار علی بھٹو نے قومی اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ یہ قومی اسمبلی کا متفقہ فیصلہ ہے کہ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا جائے۔ یہ اس 90 سالہ احمدیہ مسئلے کا آخری حل ہے۔

خواہ یہ ایک ایسی غیر شعوری غلطی جس سے لاشعوری احساسات ظاہر ہوتے ہیں Freudian Slip تھی یا نہیں لیکن اس جغادری بھٹو کے ان بے محل اور ناموزوں الفاظ کا انتخاب جو موصوف نے احمدیوں کے لئے استعمال کئے ہیں (نے احمدیوں کو) خطرناک طور پر فوری تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے۔ ان الفاظ کی مشابہت اس صورت حالات سے دی جا سکتی ہے جو یہودیوں نے جرمنی کے انتہائی ظالم (نازیوں Nazis) کے ہاتھوں بھگتے تھے۔

مکرم نذیر احمد سانول صاحب

نماز آب حیات ہے

اللہ جل شانہ اپنی پیاری کتاب خاتم الکتب قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے میں یقیناً اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں پس تو میری ہی عبادت کر اور میرے ذکر کے لئے نماز قائم کر۔

(سورۃ طٰہٰ:15)

ابتداء سے انتہا تک ہے سراسر یہ دعا
آدمی کو حق تعالیٰ سے ملاتی ہے نماز
زندگی ہے نخل ایماں کی یہی آب حیات
موت ہے، ضائع اگر کوئی بھی جاتی ہے نماز

نماز کی عبادت اللہ جل شانہ اور بندہ کے مابین دوطرفہ ملاقات دوطرفہ پیار و محبت راز و نیاز اور تبتل الی اللہ کا بہترین ذریعہ ہے۔

سرور کائنات فخر موجودات حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نماز کے دو حصے بیان فرماتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندہ کے درمیان تقسیم کر دیا ہے۔ اس کا نصف میرے لئے ہے اور نصف میرے بندہ کے لئے ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الصلوۃ باب وجوب قراءۃ الفاتحۃ حدیث نمبر 598)

آگ پر پانی پڑ جاتا

نماز ہر قسم کی آگ سے نجات دلاتی ہے وہ آگ دوزخ کی ہو، دنیا کی ہو خواہشات نفسانی کی ہو، مخالفت کی ہو دشمنی کی ہو حسد کی ہو داخلی ہو یا خارجی ہو نماز کی برکت سے سب اقسام کی آگ کافور ہو جاتی ہے کیونکہ نماز راہ نجات ہے۔

حضرت مسیح موعود ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں:

مجھے یاد ہے کہ ایک ہندو سررشتہ دار نے جس کا نام جگن ناتھ تھا اور جو ایک متعصب ہندو تھا بتلایا کہ امرتسر یا کسی جگہ میں وہ سررشتہ دار تھا جہاں ایک ہندو اہلکار در پردہ نماز پڑھا کرتا تھا مگر بظاہر ہندو تھا۔ میں اور دیگر سارے ہندو اسے بہت برا جانتے تھے اور ہم سب اہلکاروں نے مل کر ارادہ کر لیا کہ اس کو ضرور موقوف کرائیں۔ سب سے زیادہ شرارت میرے دل میں تھی۔ میں نے کئی بار شکایت کی کہ اس نے یہ غلطی کی ہے اور یہ خلاف ورزی کی ہے۔ مگر اس پر کوئی التفات نہ ہوتی تھی لیکن ہم نے ارادہ کر لیا ہوا تھا کہ اسے ضرور موقوف کرا دیں گے اور اپنے اس ارادہ میں کامیاب ہونے کے لئے بہت سی نکتہ چینیاں بھی جمع کر لی تھیں اور میں وقتاً فوقتاً ان نکتہ چینیوں کو صاحب بہادر کے روبرو پیش کر دیا کرتا تھا۔ صاحب اگر بہت ہی غصہ ہو کر اس کو بلا بھی لیتا تھا۔ تو جونہی وہ سامنے آ جاتا۔ تو گویا آگ پر پانی پڑ جاتا۔ معمولی طور پر نہایت نرمی سے فہمائش کر دیتا گویا اس سے کوئی قصور سرزد ہی نہیں ہوا۔

(انفاخ قدسیہ ص 72 تقاریر حضرت مسیح موعود جلسہ سالانہ 1897ء قادیان)

ایک خاص لطف پایا

عباد الرحمان و اولیاء کرام عبادت خداوندی میں ایک خاص لذت سرور اور چاشنی محسوس کرتے ہیں جب یہ لوگ دربار الٰہی میں جاتے ہیں تو پھر دنیا و مافیہا سے بے نیاز ہو جاتے ہیں دنیا سے رابطہ منقطع کر کے صراط وصل الٰہی کی طرف بڑھنا شروع کر دیتے ہیں اور بڑھتے ہی جاتے ہیں اور واپس آنے کے لئے جلدی سے راضی نہیں ہوتے۔ ان کا دل عبادت الٰہی کی طرف کھنچا رہتا ہے۔ ایک نماز کے بعد دوسری نماز کی تیاری شروع کر دیتے ہیں ایسے وجود لوگوں کے لئے مثالی نمونہ اور نصاب ہوتے ہیں۔

حضرت میر محمد اسحاق صاحب حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب کی نماز میں محویت و فنائیت کا نقشہ ان پُرکیف الفاظ میں کھینچا کرتے تھے۔

حضرت مولوی صاحب پہلے تو سورۃ فاتحہ کی تلاوت فرماتے ہیں اس کے بعد اس کا لفظی ترجمہ کرتے ہیں ازاں بعد بامحاورہ ترجمہ اور اس کے بعد وہ اس کی تفسیر میں محو ہو جاتے ہیں۔ آپ کی محویت اور انہماک کا عجیب عالم تھا۔ میں نے سینکڑوں نمازیں آپ کی اقتداء میں ادا کیں اور ان میں ایک خاص لطف پایا۔ آپ کی نماز کے لمبا ہونے کے سلسلہ میں ایک واقعہ یاد آیا۔ ایک مرتبہ کسی غلط فہمی کی بناء پر بیت مبارک کے خادم نے آپ سے کہا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نماز کے لئے تشریف نہیں لائیں گے۔ اغلباً یہ عصر کی نماز کا واقعہ ہے حضرت مولوی صاحب نے نماز شروع کر دی۔ لیکن دوسری ہی رکعت میں حضور تشریف لے آئے اور نماز میں شریک ہو گئے۔ نماز کے بعد حضور کی خدمت میں خادم (بیت) کی غلطی کا ذکر کیا۔ حضور نے فرمایا نماز ذرا ہلکی پڑھایا کریں۔ اس پر مولوی صاحب نے حلفاً کہا کہ حضور میں تو سجدہ میں صرف تین دفعہ سبحان ربی الاعلیٰ کہتا ہوں۔ میں نے اپنے کانوں سے آپ کے یہ الفاظ سنے جبکہ اسی نماز میں میں نے خود بعض سجدوں میں لگ بھگ ایک سو مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ پڑھا تھا تو آپ سجدہ میں سر اٹھاتے تھے.....‘‘۔

نماز میں حقیقتاً آپ کا انہماک اور آپ کی محویت اس درجہ تھی کہ آپ سبحان ربی الاعلیٰ کہنے کے بعد حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ کی طرح اللہ تعالیٰ کی صفت سبوحیت پر غور فرماتے ہوں گے اور اس طرح آپ تین بار سبحان ربی الاعلیٰ کہہ کر سجدہ سے سر اٹھاتے ہوں گے‘‘۔

(رفقاء احمد جلد پنجم ص 375,374)

سلام رحمت و پھولوں کے ہار

جب خداتعالیٰ کے مامورین دنیا میں تشریف لاتے ہیں تو خداتعالیٰ کی محبت جہاں میں عام کر دیتے ہیں ان کے زمانہ میں خداتعالیٰ کے افضال باران رحمت کی طرح نازل ہوتے ہیں اور بندگان خدا ہر قسم کی ترقیات سے حصہ پاتے ہیں عبادت کرنے والے عبادت کے میدان میں اس قدر ترقی کرتے ہیں کہ گویا وہ اپنے محبوب ازلی و خالق حقیقی کا نظارہ کرتے ہیں اور کبھی اپنے پیارے رسول مقبول ﷺ کی مدح میں اس قدر گم ہوتے اور محو ہوتے ہیں کہ دیدار کا شرف پاتے ہیں اور تحائف سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اور ہماری اولادوں کو بھی اپنی عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے فضل سے ہماری عبادتوں میں لذت سرور پیدا فرما کر شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین

مرسلہ: مکرم کوثر ضیاء صاحب

سخت جان طبقہ

سابق صدر پاکستان جناب ایوب خان اپنی کتاب میں لکھتے ہیں۔

تعلیم یافتہ مسلمانوں اور علماء کا اختلاف کوئی نیا نہ تھا۔ انگریزی راج کے ابتدائی برسوں ہی سے اس کی بنا پڑ گئی تھی اور یہ پاکستان کی جدوجہد کے دوران اپنی انتہاء کو پہنچ گیا تھا۔ ہندوستان میں انگریزی اقتدار کے قدم جما لینے کے بعد برسوں تک علماء نے مسلمانوں کو مغربی تعلیم سے الگ رکھا۔ مسلمانوں کا یہ تعصب اور علم سے دانستہ محرومی کا یہ سلسلہ انیسویں صدی کے وسط تک جاری رہا۔ مسلمانوں میں احیائے علوم کا آغاز شاہ ولی اللہ کے زمانے سے ہوا، جنہوں نے ایک طرف ان کے مستقبل کی فکر کرنی شروع کی۔ ان کے بعد سرسید احمد خان اپنا یہ پیغام لے کر اُٹھے کہ مسلمان مغربی علوم اور جدید فنون حاصل کئے بغیر ترقی نہیں کر سکتے۔ ان کا قول تھا اور یہ ایک سادہ سی حقیقت ہے کہ علم پر کسی قوم کی اجارہ داری نہیں، یہ تمام بنی نوع انسان کی ملکیت ہے۔ پھر کیا، علما کا ایک طبقہ پکار اٹھا کہ یہ شخص کافر ہے۔ مگر اس سارے لعن طعن کے باوجود سرسید احمد خان ہار ماننے والے نہ تھے۔ وہ جرأت کے ساتھ قدم جمائے رہے بڑی کوشش سے قوم کی ذہنی قوتوں کو اُبھارا جوں جوں مسلمان مغربی علوم سے بہرہ مند ہوتے گئے مسلم قوم پر علماء کا تسلط کمزور پڑتا گیا۔

پاکستان کا قیام علما کی زبردست شکست تھا۔ لیکن علما کا طبقہ بڑا سخت جان واقع ہوا ہے اور طاقت ایک نشہ ہے جس کی ترغیب سے بچنا محال ہے۔ جیسے ہی پاکستان وجود میں آیا اس طرح کے علماء نے از سرنو اپنی قوتوں کو منظم کرنا شروع کر دیا۔ ان لوگوں کا کہنا تھا کہ اب جبکہ پاکستان قائم ہو ہی گیا ہے، تو ہمارے سوا اس بات کا فیصلہ کون کر سکتا ہے کہ اس نئی اسلامی مملکت کا انتظام کس طرح چلایا جائے۔ بعض نیشنلسٹ علماء نے ہندوستان میں ہی ٹھہرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ مگر بعض دیگر حضرات جلدی سے پاکستان کی مدد کے لئے دوڑ آئے کہ مسلمانوں کو تو پاکستان سے نہ بچا سکے تھے، اب پاکستان کو مسلمانوں کے ہاتھ سے بچا لیں۔ آنے والوں میں جماعت اسلامی کے امیر مولانا ابوالاعلیٰ مودودی بھی تھے، جو پاکستان کے زبردست مخالف رہ چکے تھے۔ موصوف نے آخر یہیں آکر پناہ لی اور پھر جلد ہی پاکستان کے بدنصیب عوام کو ’’مسلمان بنانے‘‘ کی مہم شروع کر دی۔ ان بزرگ نے پاکستان میں جو کچھ دیکھا بڑا روح فرسا تھا۔ غیر اسلامی ملک، غیر اسلامی حکومت اور غیر اسلامی لوگ! بھلا کوئی سچا مسلمان ایسی حکومت سے کیونکر تعاون کر سکتا تھا۔ چنانچہ انہوں نے لوگوں کو ان کی خامیوں، کوتاہیوں اور ان کی عام پستی کا احساس دلانے کی مہم شروع کر دی۔

یہ محض دکھاوا تھا، اصل مقصد تھا علماء کی برتری کو از سرنو بحال کرنا اور اپنے لئے قوم کی رہنمائی کا حق منوانا۔ چونکہ تحریک پاکستان کی قیادت تعلیم یافتہ طبقے نے ایک ایسے شخص کی سرکردگی میں کی تھی، جو مغربی تعلیم کا نمونہ تھا، اس سے علماء کے وقار کو سخت ٹھیس لگی تھی۔

اس کی تلافی ضروری تھی۔ سیاسی علماء کے سامنے دو راستے تھے، ایک تھا یہ کہ وہ اپنی حالت کا از سرنو جائزہ لیں اور اپنے طرز نظر کو بدلیں، تاکہ لوگ دینی و دنیوی معاملات میں ان کے علم سے فائدہ اُٹھا سکیں۔ دوسرا یہ کہ خدا ترس مگر ناخواندہ عوام کی نظروں میں تعلیم یافتہ طبقوں کے وقار کو گرا دیں۔ انہوں نے لازماً دوسرا راستہ اختیار کیا۔

(جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی)

☆☆☆

مشہور شہر

ڈبلن (DUBLIN) آئرلینڈ کا دارالحکومت

آئرش زبان میں اسے بیل اٹھا کلیاتھ (BAILE ATHA CLIATH) کہتے ہیں۔ پرانے زمانے میں اسے ایبلانا (EBLANA) کہا جاتا تھا۔ دریائے لیفی (LEFFEY) اس کے بیچوں بیچ سے بہتا ہوا بحیرہ آئرلینڈ میں جا گرتا ہے۔ اس دریا کی لمبائی 80 کلومیٹر تک ہے۔ اس کی آبادی 8 لاکھ سے زائد نفوس پر مشتمل ہے۔ یہ کاؤنٹی کا صدر مقام بھی ہے۔ یہ شہر معلوم تاریخ سے پہلے کا آباد ہے اور غالباً کیلٹس (CELTS) قبیلے نے اسے سب سے پہلے آباد کیا۔ نویں صدی عیسوی میں اسے وائی کنگز نے تاراج کیا انہوں نے نہ صرف کیلٹس کی خانقاہوں کو نذر آتش کیا بلکہ عیسائی گرجوں کی دولت بھی لوٹ لی۔ وائی کنگز نے 841ء میں اسے اپنا مستقل مسکن بنا لیا اور اسے آئرلینڈ کی زبان میں تاریک شہر کا نام دیا۔

یہ ایک بڑی بندرگاہ بھی ہے جس میں جہاز سازی کے کارخانے اور گودیاں تعمیر کی گئی ہیں۔ اندرون ملک دو نہروں کے ذریعے مربوط ہے۔ نامور دانشور اور ادیب سوئفٹ (SWIFT) اور جائس (JOYCE) نے یہیں جنم لیا۔ ان کی وجہ سے بھی اس شہر کو شہرت دوام ملی۔

نارس (NORSE) یہاں کے بادشاہ لی انسٹر (LEINSTER) کو جلاوطن کر کے خود آئرلینڈ کا حکمران بن گیا۔ لی انسٹر نے ڈبلن کو دوبارہ حاصل کرنے کے لیے ویلش فوج کا سہارا لیا چنانچہ 1172ء میں شاہ ہنری دوم نے ڈبلن کو دارالحکومت قرار دے دیا۔ اگلے 400 برسوں میں نارمنوں نے یہاں اپنا اثر و رسوخ قائم کر لیا۔ 1603ء میں گالک کے مضبوط گڑھ السٹر (ULSTER) کو شاہ برطانیہ نے اپنے کنٹرول میں لے لیا۔ لیکن یہاں کے باشندوں نے آزادی کا مطالبہ جاری رکھا۔ چنانچہ 1916ء میں ڈبلن میں جمہوریت کا اعلان کر دیا گیا لیکن فوجی مداخلت شروع ہوگئی۔ تاہم اسے بہت جلد دبا دیا گیا اور سین فین (SINN FEIN) جنہوں نے انتخابات میں نمایاں کامیابی حاصل کی تھی، نے 1990ء میں ڈبلن میں ڈائیل (DAIL) یعنی پارلیمنٹ قائم کی اور قومی آزادی کے لیے جنگ شروع ہوگئی جو اینگلو آئرش معاہدے کے تحت 1921ء میں اپنے انجام کو پہنچی۔ چنانچہ 1922ء میں آزادانہ مملکت کا درجہ مل گیا۔

ایوان لنسٹر میں آئرستانی خفیہ دفاتر قائم کئے گئے ہیں۔ یہاں کا ایبے تھیٹر دنیا بھر میں مشہور ہے۔ قلعہ ڈبلن (قیام 1200ء) نے بھی اس شہر کی شہرت کو چار چاند لگا رکھے ہیں۔ ڈبلن بڑا خوبصورت شہر ہے اور یہاں کے قابل دید مقامات میں سے آئرش میوزیم آف ماڈرن آرٹس، نیشنل گیلری آف آئرلینڈ، ڈبلن پارک، جارجین طرز تعمیر کی عمارت کیسینو۔ میرینو (CASINO-MARINO) صدر کی سرکاری رہائش گاہ (ARAS AN UACHTARAIN) ڈسٹرکٹ آف سرکٹ کورٹس، سپریم کورٹ، ٹرنٹی کالج، سنٹرل بنک، انٹرنیشنل فنانشل سروس سنٹر، ڈبلن کا ہوائی اڈہ، ڈبلن یونیورسٹی، ڈبلن سٹی یونیورسٹی، ڈبلن انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی، ڈبلن قلعہ، ایبے تھیٹر، ریلوے سٹیشن، کیتھڈرلز اور ہوائی اڈے کی عمارات دیکھنے کے لائق ہیں۔ کیتھولک یونیورسٹی (1854ء) اس شہر کی تعلیمی ترقی کا باعث بنی۔

1801ء میں ایکٹ آف یونین کے تحت یہاں کی پارلیمنٹ تحلیل کر دی گئی جس سے شہر کی سیاسی اہمیت اور ثقافتی اہمیت میں خاصی کمی واقع ہوگئی۔

یہ شہر بڑی بڑی صنعتوں کا مرکز بھی ہے۔ یہاں کیمیاوی اشیاء، صابن، پارچہ بافی، دریاں، فیتے اور مشینری تیار کرنے کی صنعتیں روز افزوں ہیں۔

(مرسلہ: مکرم امان اللہ امجد صاحب)

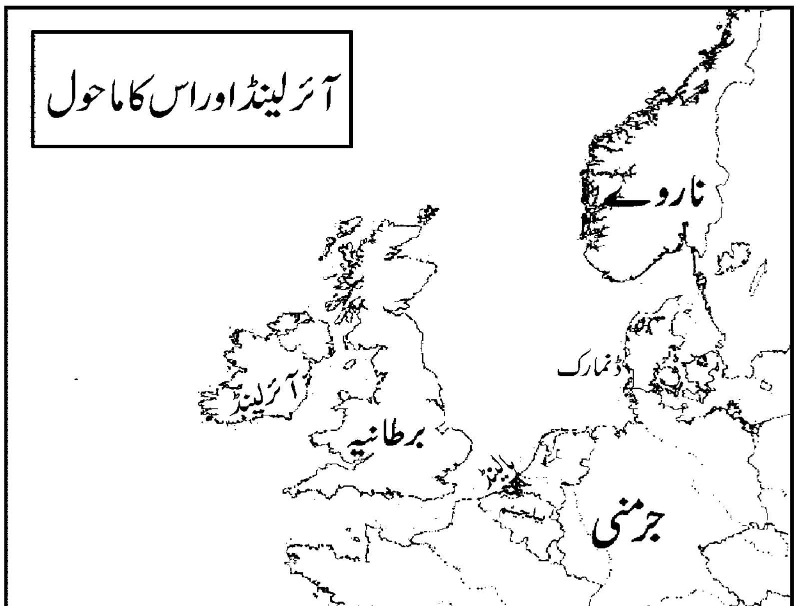

مکرم عطاء الوحید باجوہ صاحب

کیا آپ جانتے ہیں۔ معلومات میں اضافہ کریں

1۔ زمین کو نیلا سیارہ (Blue Planet) کہا جاتا ہے کیونکہ جب زمین کو خلا سے دیکھا جائے تو اس میں موجود سمندروں کی وجہ سے وہ نیلی نظر آتی ہے۔

2۔ زمین کی سطح کا 80% سے زائد حصہ آتش فشاں مواد پر مشتمل ہے۔

3۔ سورج زمین سے 333,000 گنا بڑا ہے۔

4۔ زمین کا صرف 11% حصہ کاشت کے کام آتا ہے۔

5۔ زمین کا 70% حصہ پانی سے ڈھکا ہوا ہے۔

6۔ زمین سورج کے گرد تقریباً ایک ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گھومتی ہے۔

7۔ زمین ایک بڑے مقناطیس کی مانند ہے، اس لئے وہ ہر چیز کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ اس عمل کو قوت ثقل یعنی Gravity Force کہتے ہیں۔

8۔ ایک سٹرابری میں تقریباً دو سو بیج ہوتے ہیں اور یہ واحد پھل ہے جس کے بیج باہر ہوتے ہیں۔

9۔ گوبھی میں 91% پانی ہوتا ہے۔

10۔ سیب میں 25% ہوا ہوتی ہے، اسی لئے وہ پانی میں تیرتا ہے۔

11۔ دنیا میں سب سے زیادہ کاشت کی جانے والی سبزیاں ٹماٹر اور آلو ہیں اور سب سے زیادہ ڈشوں اور ملکوں میں استعمال ہونے والی سبزی پیاز ہے۔

12۔ پیاز کاٹتے ہوئے آنکھوں میں آنسو کیوں آتے ہیں؟ اس لیے کہ پیاز میں سلفیورک ایسڈ ہوتا ہے جو آنکھوں میں خراش پیدا کرتا ہے جس کے نتیجہ میں آنسو نکلتے ہیں۔ اگر پیاز کو ٹھنڈا کر لیا جائے تو یہ اثر کم ہو جاتا ہے۔

13۔ افریقہ میں ایک درخت باؤ باب (Baobab) پایا جاتا ہے جو اپنے تنے میں ایک ہزار لیٹر سے بارہ ہزار لیٹر تک پانی ذخیرہ کر سکتا ہے۔

14۔ دنیا کا پہلا ڈیزل انجن مونگ پھلی کے تیل سے چلایا گیا تھا۔

15۔ درخت اپنی خوراک کا 90% حصہ فضا سے لیتے ہیں جبکہ صرف 10% فیصد زمین سے حاصل کرتے ہیں۔

16۔ ایک عام درخت کی لکڑی سے 170,000 پنسلیں بنائی جاسکتی ہیں۔

17۔ آلو کو بغیر چھیلے پکانا زیادہ صحت افزا ہے کیونکہ اس کے تمام وٹامنز چھلکے میں ہوتے ہیں۔

18۔ کیلے میں ایسے کیمیکلز ہوتے ہیں جو کھانے والے کے مزاج کے لیے خوشکن ہوتے ہیں۔

19۔ جاپان اور چائنہ میں مہمان نوازی میں تربوز کی پیشکش کو اچھا سمجھا جاتا ہے۔

20۔ ایک انار میں عام طور پر ایک ہزار سے زائد دانے ہوتے ہیں۔ اس لئے اگر ایک انار ہو اور سو بیمار تو ہر بیمار کو دس دانے تو ضرور مل جائیں گے۔

☆......☆......☆

لفظ Ok کا مطلب

اگر یہ کہا جائے کہ لفظ OK دنیا میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والے الفاظ میں سے ایک ہے تو بے جا نہ ہوگا۔ دراصل یہ لفظ پرانی انگریزی کے دو الفاظ ''Oll Korrect'' کا مخفف ہے جن کا مطلب ہے ''سب ٹھیک ہے''۔ انیسویں صدی کے وسط میں بوسٹن اور نیو یارک میں غیر روایتی الفاظ کا استعمال عام تھا اور بڑے لفظوں کو مختصر کر کے بولنا بہت پسند کیا جاتا تھا۔ اس دور میں You Know کی جگہ KY اور Oll wright کی جگہ OW جیسے مخفف عام استعمال کئے جاتے تھے۔ مگر ایک سیاستدان کی وجہ سے OK کا استعمال جاری رہا۔ یہ سیاستدان وین بورین تھے جن کا عرف عام Old Kinderhook تھا اور ان کے ساتھی اور کارکن انہیں OK کہتے تھے اگرچہ اس لفظ کا تعلق سیاست سے تو ختم ہوگیا لیکن ''سب ٹھیک ہے'' یا ''ٹھیک'' کے معنوں میں اس کا استعمال اب بھی بڑے پیمانے پر کیا جاتا ہے۔

(روزنامہ دنیا کراچی 7 دسمبر 2014ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

❁ مکرم عامر محمود صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 18 نومبر 2014ء کو میری بہن مکرمہ سحرش محمود صاحبہ اہلیہ مکرم سفیر احمد بابر صاحب برطانیہ کو بیٹی سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لبیقہ بابر نام عطا فرمایا ہے اور ازراہ شفقت وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم بشیر احمد بابر صاحب آف لندن کی پہلی پوتی اور مکرم خالد محمود صاحب مرحوم کی پہلی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، صالحہ، خادمہ دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

ولادت

❁ مکرم حمید احمد صاحب ہڈیارہ سائیکل ورکس محلہ نصیر آباد سلطان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے میرے بیٹے مکرم حافظ عبدالمجید طاہر صاحب مربی سلسلہ اور بہو مکرمہ نداء مبارک صاحبہ ٹیچر مریم صدیقہ ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ کو 12 جنوری 2015ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت وقف نو کی تحریک میں قبول فرماتے ہوئے ذیشان طاہر نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود رفیق حضرت مسیح موعودؑ حضرت بابا عبداللہ آف لاہور کی نسل سے اور مکرم مبارک احمد صاحب دارالانوار ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

درخواست دعا

❁ مکرم حافظ بہزاد احمد صاحب ٹیچر سٹی اکیڈمی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بڑے بھائی مکرم شہباز احمد صاحب ولد مکرم اشفاق احمد صاحب حال مقیم جرمنی گردوں کے عارضہ میں مبتلا ہونے کی وجہ سے علیل ہیں۔ گردے بالکل جواب دے چکے ہیں اور ڈائیلیسز ہو رہے ہیں۔ احباب سے شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم مرزا نعمان احمد صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرا بھانجا حارث احمد مغل ابن مکرم شبیر احمد مغل صاحب بعمر گیارہ سال ایک تکلیف دہ بیماری میں مبتلا ہے۔ کئی بوتلیں خون کی لگ چکی ہیں حالت قابل فکر ہے۔ لاہور بھجوایا گیا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

❁ مکرمہ نعیمہ اختر صاحبہ اہلیہ مکرم رانا سرفراز احمد صاحب مصطفیٰ فارم کنری تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم عبدالغنی صاحب نورنگر فارم ضلع عمر کوٹ بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ اور فعال لمبی زندگی سے نوازے۔ آمین

معلومات درکار ہیں

❁ مکرم ڈاکٹر حامد اللہ خان صاحب تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار اپنے والد بزرگوار مکرم عبدالسلام خان صاحب آف پشاور کے حالات اکٹھے کر رہا ہے۔ اگر کسی دوست یا رشتہ دار کو والد صاحب کے بارے کچھ علم یا یادداشت ہو تو براہ کرم خاکسار کو اطلاع کر دیں۔ 00447929004186

hamidullah.khan@gmail.com

خریداران الفضل متوجہ ہوں

❁ سالانہ نمبر 2014ء تقسیم ہو چکا ہے۔ اس کی قیمت -/125 روپے ہے۔ براہ مہربانی دسمبر 2014ء کے بل کے ساتھ ادا فرمادیں۔ شکریہ

(مینیجر روزنامہ الفضل)

سانحہ ارتحال

❁ مکرم طارق جاوید صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع چنیوٹ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے پھوپھا و سسر مکرم عبداللطیف اٹھوال صاحب مورخہ 8 جنوری 2015ء کو بعمر 87 سال میر پور خاص میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ اسی روز رات ساڑھے 10 بجے مرحوم کی نماز جنازہ میر پور خاص میں مکرم حافظ عبدالرحمٰن بھٹی صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ بوجہ موصی ہونے کے میت تدفین کی غرض سے ربوہ لائی گئی۔ مورخہ 9 جنوری کو رات ساڑھے 8 بجے دارالضیافت ربوہ میں مکرم ارشاد احمد انور صاحب مربی سلسلہ اصلاح و ارشاد مقامی ربوہ نے مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم مربی صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم پیدائشی احمدی تھے اور مڈل تک تعلیم قادیان سے حاصل کی۔ آپ جماعت احمدیہ شریف آباد ضلع عمر کوٹ اور احمد آباد سانگرہ ضلع چنیوٹ کے صدر جماعت رہے۔ نیز میر پور خاص میں امام الصلوٰۃ بھی رہے۔ آپ نے میر پور خاص اور شریف آباد کے بہت سے بچوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ حضرت مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ بڑے شوق اور ذوق کے ساتھ کیا کرتے تھے۔ مرحوم تہجد گزار اور پنجوقتہ نمازی تھے۔ مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ نظام جماعت اور خلافت احمدیہ کے مطیع و فرمانبردار تھے۔ آپ ہر ایک کے ہمدرد تھے۔ مرحوم اور آپ کے بیٹے مکرم عطاء اللہ صاحب نے عرصہ 10 سال تک میر پور خاص میں روزنامہ الفضل کی خدمت کی، گھروں میں الفضل اخبار کی تقسیم اور اس کی ریکوری کا کام کیا۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور 4 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے، ان کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ نیز آپ کی اولاد کو مرحوم کی نیکیوں کو زندہ رکھنے کی بھی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

بازیافتہ مصنوعی دانت

❁ جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر خواتین کی رہائش گاہ میں کوئی خاتون اپنے مصنوعی دانت بھول آئی تھیں وہ دفتر صدر عمومی ربوہ میں پہنچا دیئے گئے ہیں۔ جن صاحبہ کے ہوں وہ دفتر صدر عمومی میں مکرم جنرل سیکرٹری صاحب سے رابطہ کرلیں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

نابینا افراد کیلئے مفید کام

❁ احمدی نابینا افراد سے گزارش ہے کہ درج ذیل امور پر عمل کریں۔

پانچ وقت باجماعت نماز بیت الذکر میں ادا کریں۔

روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کریں یا تلاوت سننے کا اہتمام کریں۔

اگر مجلس نابینا ربوہ کے رکن نہیں ہیں تو پہلی فرصت میں رابطہ فرمائیں۔

دینی اور جماعتی کتب بریل سسٹم میں دستیاب ہیں ان سے استفادہ فرمائیں۔

متعدد کتب آڈیو کیسٹس میں بھی دستیاب ہیں۔ مجلس نابینا کے دفتر میں ان کے سننے کا انتظام موجود ہے۔

معاشرے کا مفید وجود بننے کیلئے کوئی نہ کوئی ہنر ضرور سیکھیں۔

اپنی معذوری کو اپنی کمزوری نہ بننے دیں، بینا افراد کی طرح آپ بھی بہت کچھ کرسکتے ہیں۔

جب بھی گھر سے باہر جائیں سفید چھڑی اپنے ساتھ رکھیں۔ (صدر مجلس نابینا ربوہ)

عطیہ چشم خدمت خلق ہے

عہدیداران خلیفہ وقت کے خطبات کے نوٹس لیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 16/اگست 2013ء میں فرماتے ہیں۔

خلیفۂ وقت کے خطبات کا سننا بھی بہت ضروری ہے۔ یا دوسری باتیں جو مختلف وقتوں میں کی جاتی ہیں اُن پر غور کرنا اور نوٹ کرنا بڑا ضروری ہے۔ عہدیدار جہاں احباب جماعت کو یہ توجہ دلائیں وہاں عہدیداران خود بھی اس طرف توجہ دیں۔ امیر جماعت کا خاص طور پر یہ کام ہے کہ خطبات میں اگر کوئی ہدایت دی گئی ہے اور اگر کوئی تربیت کا پہلو ہے تو فوراً اُسے نوٹ کریں اور صدرانِ جماعت کو سرکلر کریں۔ اور پھر باقاعدگی سے اس کی نگرانی ہو کہ کس حد تک اُس پر عمل ہو رہا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ بعض اور جماعتیں بھی یہ کرتی ہوں لیکن رپورٹ کا جہاں تک تعلق ہے ابھی تک صرف امریکہ کی جماعت کے امیر ہیں جو باقاعدگی سے یہ نوٹ کرتے ہیں اور پھر سرکلر بھی کرتے ہیں۔......اس کے علاوہ مرکز سے یا میری طرف سے مختلف ہدایات جو جاتی ہیں وہ بھی آپ کا کام ہے کہ فوری طور پر جماعتوں کو پہنچائی جائیں اور پھر اس کا follow up بھی کیا جائے۔ feed back بھی لی جائے۔

اسی طرح نیشنل امیر جماعت ریجنل امیر بنا کر صرف اس بات پر نہ بیٹھ جائیں کہ ریجنل امیر کام کر رہے ہیں اور تمام کام کا انحصار انہی پر ہو، یہ نہیں ہونا چاہئے، صحیح طریق نہیں ہے۔ اس سے جو بات اَب تک میری نظر میں آئی ہے یہ ہے کہ ملکی مرکز اور جماعتوں میں دُوری پیدا ہو رہی ہے، بلکہ یہ احساس پیدا ہو رہا ہے کہ ہم مرکز تک یعنی ملکی مرکز تک براہِ راست نہیں پہنچ سکتے۔ یہ احساس بھی ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے یہاں بھی اور دوسری جگہ بھی امیر جماعت اس بات کی پابندی کریں کہ سال میں کم از کم دو مرتبہ صدران کے ساتھ میٹنگ ہو اور کام اور ترقی کی رفتار کا جائزہ لیا جائے اور جو صدران باوجود توجہ دلانے کے کام نہیں کرتے ان کی رپورٹ مجھے بھجوائیں۔

اسی طرح سیکرٹریان مال، سیکرٹریان تربیت، سیکرٹریان (دعوت الی اللہ) بھی ہیں۔ اگر وہ نہیں تو سال میں کم از کم ایک میٹنگ ان کے ساتھ ضروری ہونی چاہئے اور ان کے کاموں کا جائزہ لیں۔ اگر یہ سیکرٹریان فعال ہو جائیں تو باقی شعبوں کے سیکرٹریان ہیں، یا باقی شعبوں کے جو بہت سارے مسائل ہیں وہ بھی خود بخود حل ہو جائیں گے۔

(روزنامہ الفضل 24 ستمبر 2013ء)

مختلف کھیلوں میں حادثات کا شکار ہونے والے کھلاڑی

کار ریسنگ

کار ریسنگ کے ٹریک کی عالمی شہرت یافتہ شخصیت جرمنی کے مائیکل شومیکر (Michael Schumacher) کئی برس اپنی مہارت اور صلاحیتوں کی وجہ سے فارمولا ون گراں پری کے ٹریک پر سب سے آگے رہے ہیں۔ دسمبر 2013ء میں سکیٹنگ کے دوران وہ شدید زخمی ہوئے، مائیکل شومیکر کی زندگی تو بچ گئی لیکن شدید چوٹوں کی وجہ سے ان کے جسم کا ایک حصہ مفلوج ہوگیا ہے اور اب وہ ریسنگ کار کے بجائے وہیل چیئر پر آ گئے ہیں۔

کرکٹ

☆بنگلہ دیش کے منظورالاسلام رانا 16 مارچ 2007ء کو ایک کار حادثے میں چل بسے۔ اس وقت ان کی عمر 22 سال تھی۔

☆فروری 1933ء میں ٹی بی کی بیماری کی وجہ سے فوت ہونے والے آسٹریلوی کرکٹر آرچی جیکسن کی عمر 23 سال تھی۔

☆انگلش کھلاڑی Ben Hollioake بھی کم عمری میں اس جہان سے کوچ کر گئے۔ مارچ 2002ء میں کار حادثے میں جاں بحق ہوئے۔ انکی عمر 24 سال تھی۔

☆ویسٹ انڈین کھلاڑی Cyril Christiani کا انتقال جون 2001ء میں ملیریا کی وجہ سے ہوا۔ ان کی عمر 24 سال تھی۔

☆زمبابوے کے Trevor Medondo چوبیس سال کی عمر میں ملیریا کی وجہ سے چل بسے۔

☆19 مئی 1890ء کو جنوبی افریقہ کے Gus Kempis ایک بیماری کی وجہ سے 24 سال کی عمر میں چل بسے۔

☆عمر کے لحاظ سے ساتویں کم ترین کھلاڑی فل ہیوز ہیں۔ انکی موت اس لئے زیادہ خطرناک ہے کہ انکی موت کھیل کے دوران ہوئی۔ انکی عمر 25 سال تھی۔

فٹ بال

فٹ بال کے میدانوں میں درجنوں فٹ بالر میچ کے دوران دوڑتے دوڑتے اس دنیا سے چلے گئے۔

☆ مالی سے تعلق رکھنے والے سیکو کمارا (Abdoulaye Sekou Camara) 27 جولائی 2013ء میں انڈونیشیا میں ڈومیسٹک فٹبال میچ کی ٹریننگ کے دوران میدان میں گرے، کمارا کو ہسپتال لے جایا گیا جہاں ڈاکٹروں نے ان کی موت ڈیکلیئر کردی۔ ڈاکٹروں کے مطابق ان کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔ جولائی 2013ء ہی میں پیرو سے تعلق رکھنے والا 18 سالہ باصلاحیت فٹ بالر یائر کلاویجو (Yair Clavijo) میچ کے دوران اس دنیا سے کوچ کر گیا۔ طبی ماہرین کے مطابق یائر کی موت دل پر پڑنے والے شدید دباؤ کی وجہ سے ہوئی۔

☆Berat Sacipi، Dominix Ruppl, Quentin, Margueritte بھی ان فٹ بالرز میں شامل ہیں جو 2013ء میں فٹبال کے گراؤنڈ میں دوستانہ میچ کھیلتے کھیلتے اپنی ٹیم ساتھیوں اور گھر والوں سے جدا ہوئے۔

☆ اگست 2012ء میں نائیجیریا کے Chinonso Ihelwere Henry کو میچ کے دوران دل کا دورہ پڑا۔ ڈاکٹروں نے تقریباً نصف گھنٹے ہنری کو طبی امدادی، لیکن وہ جانبر نہ ہوسکا۔

☆مارچ 2012ء میں بھارتی کھلاڑی D Venkatesh، اپریل 2012ء میں اطالوی کھلاڑی Piermario Morosinl اور مئی میں ماریطانیہ کا فٹ بالر محمد لیمن گراؤنڈ میں گرے اور چل بسے۔ ڈاکٹروں نے ان کی موت کی وجہ بھی ہارٹ اٹیک ہی بتائیں۔

☆ 2011ء میں نائیجیریا کے Bobsam Elejiko جاپانی کھلاڑی Naoki Matsuda چاڈ سے تعلق رکھنے والے لوکسیمبے لوکو Lokissimbaya Loko کھیل کے دوران چل بسے۔

2010ء میں کمبوڈیا کے Wilson Mene کروشیا کا 32 سالہ کھلاڑی Goran Tunjic گھانا کے Bartholmew Opoku اور سوڈان کے Endurance Idahor بھی عارضہ قلب کی وجہ سے جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

☆ مارچ 2009ء میں انڈونیشین کھلاڑی جمادی عابدی کے پیٹ میں حریف کھلاڑی کی کک لگی اور وہ شدید درد کے عالم میں میدان میں گر گئے۔ جمادی کو فوری طور پر ہسپتال لے جایا گیا جہاں 8 دن بعد وہ زندگی کی بازی ہار گیا۔

☆ فروری 2008ء میں کانگو کا کھلاڑی گائے چنگوما Guy Tchingoma میچ کھیلتے ہوئے مخالف کھلاڑی سے ٹکرا گیا۔ اس نے پورا میچ تو کھیلا لیکن مقابلہ ختم ہوتے ہی وہ زمین پر گر گیا اور چل بسا۔ اپریل میں ایک کلب میچ میں یوگوسلاویہ کا (Hrvoje Custic) میدان کے باہر لگی کنکریٹ کی دیوار سے ٹکرا کر شدید زخمی ہوا اور ہسپتال میں دوران علاج اس کی موت واقع ہوگئی۔ مئی میں روسی کھلاڑی Rustem Bulatov کی میچ کے دوران طبیعت خراب ہوئی۔ انتظامیہ نے اسے ہسپتال بھیجا جہاں اگلے روز وہ چل بسا۔

(سنڈے ایکسپریس 7 دسمبر 2014ء)

☆..........☆..........☆

دورہ انسپکٹران روزنامہ الفضل

۞ مکرم خالد محمود صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل لاہور میں ہیں۔ روزنامہ الفضل کے بارے میں معلومات چندہ الفضل اور اشتہارات وبقایاجات کی ادائیگی اور اخبار نہ ملنے کی شکایات کے سلسلہ میں اس نمبر پر: 0334-4041975 رابطہ فرماویں۔

۞ مکرم منور احمد ججہ صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے راولپنڈی اور اسلام آباد کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت وارا کین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

۞ مکرم رفیع احمد رند صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ملتان، ڈیرہ غازیخان اور مظفر گڑھ کے اضلاع کے دورہ پر ہیں احباب جماعت وارا کین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ضرورت ہے
دواخانہ ہذا میں آفس۔ ڈسپنسری اور شعبہ دواسازی میں چند آسامیاں خالی ہیں۔ میٹرک۔ ایف اے پاس اپنی درخواستیں صدر محلہ کی تصدیق کے ساتھ رابطہ کریں۔
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ
فون نمبر: 6211538

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

تبدیلی ایڈریس
سروس شوز پوائنٹ اقصیٰ روڈ سے وڑائچ مارکیٹ ریلوے روڈ منتقل ہو چکی ہے
سروس شوز پوائنٹ
047-6212762
/servisshoespointrabwah

چلتے پھرتے بروکروں سے ٹیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
نیا (معیاری پالش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔ سرامکس ٹائل بھی دستیاب ہے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
موبائل: 03336174313

ربوہ میں طلوع وغروب 17۔جنوری

طلوع فجر	5:43
طلوع آفتاب	7:06
زوال آفتاب	12:18
غروب آفتاب	5:31

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

17 جنوری 2015ء

6:10 am	حضور انور کا دورہ اور خطاب Roehampton یونیورسٹی 16۔اپریل 2007ء
7:15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 جنوری 2015ء
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	حضور انور کا اختتامی خطاب برموقع جلسہ سالانہ قادیان 28 دسمبر 2010ء
1:40 pm	سوال وجواب
6:00 pm	انتخاب سخن Live
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live

ورده فیبرکس
Sale-Sale-Sale
سردیوں کی تمام ورائٹی پر سیل جاری ہے
چیمہ مارکیٹ بالمقابل الائیڈ بینک اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-6711362

CASA BELLA
Home Furnishers
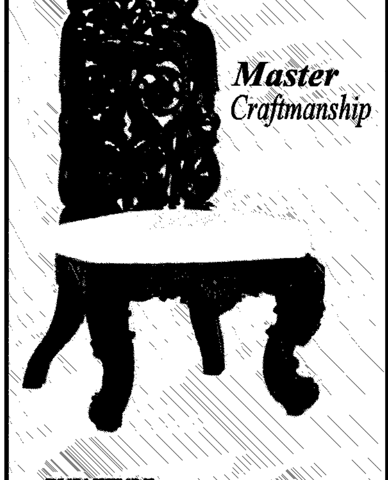
Master Craftmanship
FURNITURE
13-14, Silkot Block Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36668937, 36677178
E-mail: mrahmad@hotmail.com
FABRICS
1- Gilgit Block Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36660047, 36650952
A Complete Range of Furniture, Accessories Wooden Flooring

FR-10